نقش آغاز

صدر ضیاء الحق کی شہادت اور ہماری ذمہ داری

مرحوم صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے سانحۂ وفات کے دوسرے روز صبح ۱۸ اگست کو سینیٹ کا تعزیتی اجلاس ہوا۔ اس میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق نے حسب ذیل تعزیتی خطاب فرمایا

مولانا سمیع الحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

جناب چیئرمین صاحب! موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے کسی کو مفر نہیں، لیکن کسی کی موت پورے ملک کے لئے ایک المیہ بن جاتی ہے۔ بے شک ہم ایک قومی المیہ سے دوچار ہوئے ہیں۔ صدر ضیاء الحق مرحوم میں سمجھتا ہوں وہ خوش قسمت تھے۔ عملاً ایک جہاد کی صورت میں انہیں شہادت نصیب ہوئی ہے کیونکہ وہ فوجی مشقوں کو دیکھنے کے لئے گئے تھے۔ گویا ایک اسلامی سلطنت کی سرحدات کی نگرانی کے مشن پر تھے جسے حدیث میں رباط کہا گیا ہے۔ یعنی اسلامی مملکت کی سرحدات کی نگرانی اور اس کے لئے حفاظتی تدابیر، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بڑے فضائل بیان کئے ہیں۔ ایک رات کی رباط ستر سال کی لیلۃ القدر سے بھی بڑھ کر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو تو اللہ نے شہادت کا مقام دے دیا۔ بہرحال المیہ قوم کا ہے۔ ہمارے ہاں بلکہ پورے عالم اسلام میں بدقسمتی سے قیادت کا فقدان ہے۔ عالم اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ اس وقت قیادت کی کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو بھی جو اس خلا سے دوچار ہوئی ہے اس صدمے کو سہنے اور اس آزمائش سے سرخرو ہو کر نکلنے کی توفیق دے۔

اس وقت ایک عظیم مسئلہ افغانستان کا تھا۔ صدر صاحب سے ہزار اختلافات کے باوجود اس مسئلے میں ہمیں ان سے مکمل اتفاق تھا کہ صدر صاحب کا موقف حق پر ہے۔ انہوں نے اسلام کے جرنیلوں کی تاریخ میں جہاد افغانستان کی شکل میں ایک عظیم سنہری باب کا اضافہ کیا ہے۔ ان کی کوششیں اور مجاہدین کی قربانیاں کامیابی سے ہمکنار ہونے والی تھیں کہ ایسی حالت میں یہ صدمہ آیا۔ اس مسئلے میں حکومت کو پوری توجہ اسی مشن پر مبذول رکھنی چاہیئے۔ جو صدر ضیاء الحق نے شروع کرایا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی پالیسی کو جو افغان مسئلے میں صدر صاحب مرحوم نے اختیار کی تھی۔ اسی پالیسی اور

اسی مشن کو حکومت کو سامنے رکھنا چاہیئے اگر عالمی سازشیں خدانخواستہ اس شکل میں اس کامیابی کو خطرات سے ہمکنار کرنا چاہتی ہیں اور اس ادارتہ میں غالباً ایسے عناصر کا ہاتھ بھی ہو تو اس کا عملی جواب یہ ہے کہ ہم صدر صاحب کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کریں اور وہاں مجاہدین کو جب تک حکومت قائم کرنے کا حق نہ ملے اس مشن میں اس تسلسل کو برقرار رکھیں۔ صدر صاحب مرحوم ایک ایسے وقت میں گئے ہیں کہ ہم مشرق و مغرب دونوں سرحدات پر انتہائی نازک خطرات سے دوچار ہیں ایسا وقت پوری قوم کے لئے، سیاستدانوں کے لئے، فوج کے لئے بھی اور حکمرانوں کے لئے ایک امتحان ہے۔ کہ ہم اس آزمائش میں مکمل یکجہتی، اتحاد و تنظیم کو برقرار رکھیں اور قومی مفادات کو ترجیح دیں اور وقتی مفادات سے ہٹ کر ملک کی حفاظت و سلامتی پر پوری توجہ مبذول رکھیں۔ خدانخواستہ ایسی حالت میں کوئی افراتفری، ہنگامہ آرائی اور مفادات پر مبنی سیاست اگر سامنے آگئی تو ہم تو پہلے ہی بیرونی خطرات سے دوچار ہیں۔ خدانخواستہ ہماری داخلی کمزوری دشمن کے لئے بہانہ نہ بن جائے۔ قوموں پر ایک امتحان مخالف اور موافق کے لئے ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں سارے اختلافات بھول جانے چاہئیں۔ اور گو یا جب تک ہمیں پورا اطمینان نہ ہو کہ اب ہم خطرات سے نکل چکے ہیں اس وقت تک ہم قومی مفاد کو سب سے پہلے نگاہوں کے سامنے رکھیں۔ ہم ایک نازک امتحان میں آئے ہیں۔ اور قوم کو یہ ثابت کرنا ہے کہ مارشل لاء کے بغیر بھی اور فوج کی چھتری کے بغیر بھی ہم آزمائش کی گھڑیوں میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ فوج نے نہایت تدبر، عاقبت اندیشی اور دوراندیشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ورنہ رات فوج چاہتی تو پورے ملک کو کنٹرول میں لے سکتی تھی۔ مجھے آخری وقت تک کھٹکا تھا۔ مجھ سے اخبار والوں نے دو تین دفعہ پوچھا کہ صبح اجلاس ہوگا یا نہیں۔ میں نے کہا اگر سینٹ رہا تو؟ تو خدانخواستہ اگر ایسا اقدام ہوا ہوتا تو وہ اس ملک کو تباہی سے دوچار کر دیتا۔

تو کابینہ اور جرنیلوں نے بیٹھ کر نہایت متوازن فیصلہ کیا۔ دوراندیشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ امید ہے کہ آج فوج پوری توجہ ملک کی سرحدات کی حفاظت پر مبذول رکھے گی اور اس موقع پر سیاستدان ثابت کردیں گے کہ ہم فوج کے بغیر اور مارشل لاء کے بغیر ملک کے نظم و نسق کو چلا سکتے ہیں۔

صدر صاحب کے اسلام کے بارے میں جو جذبات تھے، احساسات تھے اور اعلانات تھے تو آج وہ رہ رہ کر ہمیں یہ خیال آتا ہے اور افسوس ہوتا ہے کہ کاش! وہ اپنے جذبات اور احساسات کو جو اسلام کے بارے میں تھے، کو عملی شکل بھی دے سکتے۔ وہ اگر چاہتے تو اللہ نے ان کو گیارہ سال کا ایک عظیم موقع دیا تھا، یہ بہت طویل مدت ہے میں نے تنہائی میں اور دوسرے لوگوں نے بھی بار بار ان کو ہر طریقے سے کہا کہ اللہ کے دیئے گئے اس موقع کو،

اس نعمت کو آپ اللہ استعمال کریں۔ آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے، جرأت مومنانہ سے کام لے کر جو بھی کرنا ہے وہ عملاً کر دکھائیں اور اس قوم کو اپنی منزل مقصود تک پہنچائیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ ان کے جذبات تھے انہوں نے میرے سوال کے جواب میں اپنے دل کے اوپر ہاتھ رکھ کر مجھے کہا۔ کہ مولانا مجھ میں جرأت مومنانہ الحمدللہ ہے۔ میں نے کہا کہ ہے تو اسے اللہ اور بڑھا دے لیکن آپ اس کو استعمال کریں۔

بہرحال ایک سنہری موقع جو ان کے ہاتھ آیا تھا اس سے انہوں نے اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں صحیح فائدہ نہیں اٹھایا۔ ورنہ آج تاریخ میں ان کا مقام عمر بن عبدالعزیزؒ اور اورنگزیب عالمگیر سے کم نہ ہوتا۔

ہمیں یہ حادثہ سبق دیتا ہے کہ اللہ کی طرف سے جو بھی نعمت اور موقع ملتا ہے اس کی قدر کرنی چاہئے اس کی شکر گذاری یہی ہے کہ جس مقصد کے لئے اللہ نے ذرائع دیئے وسائل دیئے ہیں اسباب دئیے ہیں اس کو اسی مقصد میں استعمال کیا جائے ہمارے سامنے دو سانحے آئے ہیں ایک قومی اسمبلی کے توڑنے کی شکل میں اور دوسرا اس المناک سانحہ کی شکل میں ان دونوں سے حکومت کو اور سینیٹ کو اور پوری انتظامیہ کو عبرت حاصل کرنی چاہئے یہ عبرت کا سامان ہے اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ اللہ جو موقع دیتا ہے اسے اگر انسان گنوا بیٹھے تو بعد میں افسوس اور پچھتاوے سے کچھ نہیں ہوتا۔ بہرحال ان کا دور اس ملک کے لئے بحیثیت مجموعی ایک شرافت کا دور تھا وہ ایک شریف النفس سیاستدان تھے۔ وہ ایک متواضع انسان تھے آج ہم اور پوری قوم ان کی جدائی کے سوگ میں شریک ہیں ان کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان کیلئے دعائے مغفرت کریں اور ان جرنیلوں اور ملک کے سپاہیوں کو جو ان کے ساتھ اس سانحہ میں شہید ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کریں۔

ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے ہی اس ایوان سے جو گویا کہ اس گھر کا ایک ممبر تھا (چیئرمین غلام اسحاق خان کی طرف اشارہ ہے) ہماری ہی برادری سے جس کا تعلق تھا آج ان کو اللہ تعالیٰ نے زمام اقتدار دیا ہے۔ وہ ایک منجھے ہوئے اور سنجیدہ و تجربہ کار اور متحمل سیاستدان بھی ہیں اور ان کی شخصیت ایسی ہے کہ ان کو تمام چیزوں کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔ قوم کے مسائل اور حالات پر ان کی نظر ہے۔ ملک میں جو مسائل ہیں تین سال (سینیٹ) میں مسلسل ان کی نشاندہی کرائی گئی ہے۔ امید ہے کہ وہ ان تمام چیزوں کو نگاہ میں رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی غیبی مدد فرمائے۔ اور ان کو توفیق دے کہ جمہوری طریقے سے، آئینی تقاضوں کے مطابق اس ملک کو ان بحرانوں سے نکال سکیں اور ملک کو صحیح جمہوریت دے سکیں +